مولانا ابوالبیان صاحب پشاور یونیورسٹی

"قاضی شریح الکندی"

عہدِ فاروقی کا ایک شہرہ آفاق جج

اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جن مقدس حیثیتوں سے اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ ان میں سے ایک یہ کہ آپ "قاضی بالحق" تھے۔ یعنی فیصلے عدل و انصاف سے کرتے تھے۔ عام طور پر مشہور ہے کہ قضا کا محکمہ سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے قائم کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ عہدہ خود عہد نبوت میں قائم ہو چکا تھا۔ اور معاملات خصومت میں آخری فیصلہ آپؐ ہی کا نافذ ہوتا تھا۔ مملکت میں توسیع کے باعث جب ہر معاملہ کا فیصلہ آپ کے لئے خود کرنا مشکل ہو گیا تو آپؐ نے مختلف علاقوں میں اپنی جانب سے قاضی مقرر فرمائے حضرت علیؓ اور حضرت معاذؓ یکے بعد دیگرے یمن کے قاضی بنائے گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں ان دو حضرات کو خدمتِ قضا پہ مامور رکھا۔ اور حضرت عمرؓ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے فرائض انجام دیتے رہے۔

حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جب اسلامی سلطنت کی حدود میں مزید توسیع ہوئی تو آپؓ نے مختلف علاقوں میں قضاۃ مقرر کئے انہیں میں سے ایک قاضی شریح الکندی تھے۔

نام و نسب۔ کنیت ابوامیہ۔ نام شریح۔ اور سلسلہ نسب یہ ہے۔ شریح بن الحارث بن قیس بن الجہم بن معاویہ بن عامر بن الرائش بن الحارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن کندہ الکندی۔

کندہ کا نام و نسب ایک روایت کے مطابق ثور بن مرتع بن مالک بن زید بن کہلان اور دوسری روایت کے مطابق ثور بن عفیر بن الحارث بن مرۃ بن ادد ہے[1]

یہ نسلاً عرب نہ تھے۔ بلکہ عجم کے ان خانوادوں میں سے تھے جو کندہ کے حلیف بن کر یمن میں آباد ہوئے تھے ان میں سوائے شریح کے کوفے میں اور کوئی نہیں آیا۔[2]

---

[1] وفیات الاعیان ۲ : ۴۶۰ — [2] طبقات ابن سعد ۶ : ۱۳۲

قاضی شریح نے اگرچہ زمانہ جاہلیت پایا۔ لیکن مشہور روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ اس لئے آپ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ابن سکن نے ایک خبر آپ سے روایت کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ اے خدا کے رسولؐ یمن میں میرے گھر کے متعدد افراد ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ان کو لے آؤ۔ میں ان کو لے آیا۔ تو حضورؐ اس دنیا سے رحلت فرما چکے تھے۔ پہلی روایت زیادہ معتبر ہے یعنی یہ کہ نہ حضورؐ کی زیارت ہوئی۔ اور نہ آپؐ سے روایت کی۔[1]

سات برس کے تھے کہ بصرہ تشریف لے گئے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت سے عبدالملک بن مروان کے دور تک قضا کے منصب پر فائز رہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ پچھتر برس تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ ابن الزبیرؓ کے زمانہ میں جب فتنوں کا آغاز ہوا۔ تو تین سال کے لئے معطل رہے۔ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں مستعفی ہوئے۔[2]

آپ نے حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے اور آپ سے شعبی۔ نخعی۔ عبدالعزیز بن رفیع اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہیں۔[3]

حدیث و فقہ کے ماہر اور بصرہ کے ممتاز حفاظ حدیث میں تھے۔ قیافہ شناس اور باکمال شاعر تھے مزاج میں مزاح بھی تھا۔

عہدہ قضا پر تقرر ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے بشرط پسندیدگی ایک گھوڑا خریدا اور اس کا امتحان کرنے کے لئے ایک سوار کو دے دیا۔ گھوڑا چوٹ کھا کر زخمی ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے چاہا کہ یہ واپس ہو جائے تو اچھا ہے۔ گھوڑے والے سے کہا کہ اپنا گھوڑا واپس لے لو۔ مالک نے انکار کیا نزاعی صورت پیدا ہوئی۔ معاملہ شریح کے پاس آیا۔ آپ نے فیصلہ کیا اور حضرت عمرؓ سے کہا۔

"اے امیر المومنین۔ یا تو آپ گھوڑے کو اسی حالت میں واپس دیں جس صورت میں آپ نے اس سے لیا تھا۔ اگر مالک سے اجازت لے کر سواری کرائی تھی تو گھوڑا واپس کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔

اس فیصلہ پر حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنا دیا۔ اور فرمایا کہ یہ پہلا دن ہے کہ میں نے شریح کو پہچانا۔[4]

آپ مقدمات میں تاخیر نہ کرتے تھے مسلمانوں کو قاضی شریح پر فخر ہے۔ کہ دنیا میں حصول انصاف کی راہ میں جتنی دقتیں۔ رکاوٹیں اور تکلیفیں پیش آتی ہیں انہوں نے اپنے دور قضا میں ان سب کو دور کرنے کی

---

[1] الاصابہ ۲: ۱۴۴ [2] وفیات [illegible] ۴۴۔ [3] تذکرۃ الحفاظ ص ۵۵ [4] طبقات ابن سعد ۶: ۱۳۴

کوششیں کیں۔ مقدمات کے فیصلے کرنے میں تاخیر کو کبھی گوارا نہ کیا۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے عدالت جانے سے قاصر رہتے تو اپنے مکان ہی میں فیصلے کیا کرتے تھے۔

زکوان کہتے ہیں کہ جس روز آندھی اور بارش ہوتی تو آپ مقدمات کا فیصلہ اپنے گھر پر ہی کرتے۔

غیر جانبداری اور انصاف پسندی | آپ فیصلہ کرنے میں خویش و اقارب۔ حاکم و محکوم اور مالدار و غریب کا لحاظ نہ رکھتے۔ اور نہ کسی خارجی یا داخلی دباؤ میں آتے۔

جابر عامر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے ایک لڑکے نے ایک ملزم کی ضمانت دی۔ وہ ملزم بھاگ گیا۔ آپ نے اپنے بیٹے کو جیل میں ڈال دیا اور جیل میں اس کے لئے کھانا بھیجتے تھے۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ کے ایک اردلی نے کسی کو کوڑوں سے مارا۔ آپ نے اسی مضروب سے اسے کوڑے لگوائے۔

عامر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے کہا۔ کہ میرا ایک آدمی کے ساتھ مقدمہ ہے آپ اس پر نظر کریں۔ اگر میرا حق بنتا ہو تو میں اس کے خلاف دعویٰ کروں۔ اور اگر حق نہ بنتا ہو تو پھر نہ کروں آپ نے فرمایا۔ بتاؤ کیا مقدمہ ہے؟ بیٹے نے بیان کیا۔ تو فرمایا۔ جاکر اس کے خلاف دعویٰ کرو۔ اس نے دعویٰ کیا۔ مقدمہ آپ کے پاس آیا۔ آپ نے بیٹے کے خلاف فیصلہ سنایا۔ جب گھر آئے تو بیٹے نے کہا کہ میں نے تو آپ سے پہلے کہا تھا کہ میرا حق نہ بنتا ہو تو میں دعویٰ نہ کروں۔ خواہ مخواہ آپ نے مجھے رسوا کیا۔ آپ نے کہا "اے میرے بیٹے۔ روئے زمین کے تمام انسانوں سے زیادہ تو مجھے عزیز ہے۔ لیکن خدا مجھے تجھ سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر میں پہلے سے بتا دیتا تو تو اس کے ساتھ مصالحت کر لیتا اور اس کے بعض حقوق چھین لیتا[1]۔

شہادت میں سچائی کا فکر و اہتمام | تنازعات و مقدمات کو جو چیز خراب کرتی ہے وہ جھوٹی شہادتیں ہیں۔ قاضی شریح نے حتی الامکان ان کا انسداد کیا۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ شریح کو جب ثبوت کے گواہ مشکوک نظر آتے۔ مگر ان کی ظاہری صداقت پر کوئی گرفت بھی نہ ہو سکتی۔ تو وہ پہلے گواہوں سے کہتے کہ دیکھو میں نے تم کو طلب نہیں کیا اگر تم واپس جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تمہاری شہادت پر اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گا۔ تمہاری شہادت سے میں بری الذمہ ہوں۔ پس تم کو خدا کے سامنے اس کی جواب دہی کرنی ہو گی۔

خفیہ تحقیقات کا طریقہ | قاضی شریح سے پہلے اسلامی عدالت میں خفیہ تحقیقات کا طریقہ رائج نہ تھا۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶: ۱۳۷

سب سے پہلے آپ نے اسی کو جاری کیا۔

بختری کہتے ہیں کہ وہ شریح کے پاس آئے اور کہا کہ یہ اس مقدمے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا لوگوں نے جیسی گواہی دی۔ اس کے مطابق میں نے فیصلہ کر دیا۔ چونکہ یہ ایک نئی بات تھی۔ اس لئے لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ کہ آپ نے یہ بدعت کیوں جاری کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب لوگوں نے نئی نئی باتیں جاری کر دیں تو میں نے بھی نیا طریقہ جاری کر دیا۔ لوگوں نے حق پوشی اور جرائم کی نئی نئی صورتیں ایجاد کر دیں تو میں نے بھی تحقیقات کی نئی صورت اختیار کر لی۔

ثبوت کو قسم سے زیادہ اہمیت دیتے تھے | آپ تنازعات و مقدمات میں ثبوت کو قسم سے زیادہ اہم سمجھتے تھے۔ اور تنہا حلف کو زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے۔ بلکہ ثبوت کے ساتھ قسم لیتے تھے۔ نیز قسم لینے کے بعد اگر مدعی گواہ پیش کرتا تو گواہ کے گواہی کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ اور پہلے فیصلہ سے رجوع کرتے۔

محمد کا بیان ہے کہ ایک مقدمے میں ایک مدعی نے اپنے فریق سے قسم لی۔ اور قسم لینے کے بعد اس کے خلاف ثبوت پیش کیا۔ آپ نے فرمایا "عادل ثبوت جھوٹی قسم سے زیادہ بہتر ہے"

اس کے علاوہ مقدمہ فیصلہ کر دینے کے بعد اگر فریقین کچھ کہنا چاہتے تو انہیں اس کا موقع بھی دیتے تھے احنف کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں شریح کی عدالت میں گیا۔ انہوں نے ایک شخص کے خلاف فیصلہ سنایا اس نے کہا جلدی نہ کیجیے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ شریح نے اسے موقع دیا۔ جب وہ کہہ چکا تو آپ نے کہا "کیا میں تمہیں چھوڑ دوں۔ تم نے بہت فضول باتیں کیں۔ تم نے جو کچھ کہا ہے اس پر ثبوت پیش کرو۔"

اپیل کا موقع | آپ خود اپنے فیصلے کے خلاف اپیل سننے کے لئے تیار رہتے۔ اور کہا کرتے تھے کہ جو شخص میرے فیصلے کے خلاف دعویٰ کرے تو میرا فیصلہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک مدعی اپنے دعویٰ کو ثابت کر دے۔ حق بہر حال میرے فیصلے کے مقابلہ میں زیادہ حق ہے۔

عزیز، قریب کی شہادت کا قانون | ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ قاضی شریحؒ نے عزیز کے مقابلہ میں عزیز کی شہادت کو ناقابل اعتبار قرار دیا تھا۔ اور یہ قانون بنایا کہ لڑکے کی شہادت باپ کے متعلق۔ اور باپ کی شہادت بیٹے کے متعلق۔ بیوی کی شہادت شوہر کے متعلق۔ شوہر کی شہادت بیوی کے متعلق۔ آقا کی شہادت غلام کے متعلق۔ غلام کی شہادت آقا کے متعلق۔ اجیر کی شہادت اس شخص کے متعلق جسے اس نے اجرت پر کسی کام کے لئے رکھا ہو قبول نہیں کی جا سکتی۔

ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے ایک نصرانی کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ آپ نے حضرت علیؓ سے گواہ طلب کئے حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے اور آزاد کردہ غلام قنبر کو حاضر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کے بیٹے کی گواہی آپ کے

یے درست نہیں اور دوسرا گواہ جو آزاد کردہ غلام ہے۔ اس ایک گواہ کی گواہی سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ نیز مخالف۔شریک اور منزود شخص کی گواہی کو بھی قبول نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان کی عدالت میں ایک گواہ کو جس کا نام ربیعہ تھا۔ پکارا گیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پکارنے والے نے دوبارہ جھلا کر ربیعے کافر کہہ کر پکارا۔ اس خطاب پر وہ بول اٹھا۔ شریح نے کہا "تم نے خود کفر کا اقرار کر لیا ہے اس لئے ہماری شہادت قابل قبول نہیں"

الغرض قانون شہادت کو انہوں نے ایسا بے لاگ اور حق نواز بنا دیا تھا کہ امکانی حد تک جھوٹی گواہی کا انسداد کر دیا۔

خاندانی رسم و رواج کو اہمیت نہ دیتے تھے | آپ فصل خصومات میں خاندانی رسم و رواج کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند غزالوں نے مقدمہ دائر کیا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اس معاملہ میں ہمارا خاندانی رواج یہ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ تمہارا خاندانی رواج تمہارے گھروں تک ہے۔ اگر اپنے گھروں میں اسلام لانا چاہتے ہو تو رسم و رواج کو باہر نکالو۔

آپ بھوک اور غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ دیا کرتے تھے۔

خود گواہ نہ بنتے | کسی مقدمہ میں آپ خود گواہ نہ بنتے۔ شعبی روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ فرمایا کرتے کہ یہ دو باتیں مجھ میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ کہ میں قاضی بھی ہوں اور گواہ بھی۔

جب گھر سے عدالت جاتے تو فرمایا کرتے۔ "عنقریب ظالم اس حصے کو جان لے گا۔ جو اس نے کم کیا ہے اور ظالم کو سزا اور مظلوم کو مدد کا انتظار کرنا چاہئے"

آپ کی مہر | جابر قاسم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ کی مہر میں دو شیر نقش تھے اور ان کے درمیان ایک درخت تھا۔ واصل (موالے ابو عیینہ) کہتے ہیں کہ شریح کی مہر پر یہ نقش تھا "الخاتم خیرٌ من الظن" مہر ظن سے بہتر ہے

لباس | اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ قاضی شریح اپنی عدالت میں فیصلے کرتے تھے۔ اور وہ ریشمی یا سیاہ رنگ کے بالوں کی چادر اوڑھے ہوتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ پگڑی باندھتے تھے عمامہ کا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے۔ نماز کی حالت میں آپ اپنی چادر سے ہاتھ باہر نہ نکالتے اپنی چادر پر ہی سجدہ کر لیتے تھے۔

وفات | سال وفات اور عمر میں اختلاف ہے۔ ابن خلکان نے مندرجہ ذیل سال ذکر کئے ہیں۔ ۷۲ھ ۸۷ھ ۷۸ھ، ۸۰ھ ۷۹ھ اور ۷۶ھ۔ اور ۱۰۰ سال یا ۱۰۸ یا ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے[۱]۔ ان کی اولاد میں سے عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن شریح کوفے کے محدث تھے ان کے بھائی عبیداللہ بن الحارث کا ایک بیٹا ابو المغازل عثمان خراسان کا والی تھا[۲]

۱؎ وفیات الاعیان ۲: ۱۶۲ھ ۔ ۲؎ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱: ۷۰

کیپٹل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی

ورکس ڈویژن نمبر IV

پری کوالی فیکیشن نوٹس

کام کا نام :۔ حج کمپلیکس ۔ آئی ۔ ۱۴ ۔ اسلام آباد

الف۔ برائے انفراسٹرکچر بشمول سڑکیں تخمیناً لاگت ۲۵،۰۰۰ ملین روپے

ب۔ برائے بلڈنگز تخمیناً لاگت ۴۵،۰۰۰ ملین روپے

سی ڈی اے اور دوسرے سرکاری محکمہ جات کے ٹھیکیداروں کی موزوں کلاس میں اندراج کے حامل ٹھیکیداروں سے پیشگی اہلیت کے لئے درخواستیں درج ذیل معلومات کے ہمراہ مطلوب ہیں۔

۱۔ فرم کا نام

۲۔ پاکستان کے کسی شیڈول بنک کا جاری کردہ مالی حالت کا سرٹیفکیٹ

۳۔ موجودہ ٹولز اور پلانٹ

۴۔ ٹیکنیکل سٹاف کی بھرتی معہ ان کا بایو ڈاٹا۔

مکمل کردہ کاموں کے متعلق درج ذیل معلومات

(i) تخمیناً لاگت — (ii) ٹھیکے کی رقم

(iii) مکمل کرنے کی میعاد — (iv) متعلقہ محکمے سے کارکردگی کا سرٹیفکیٹ

(v) جائے وقوع — (vi) مکمل کرنے کا سال

(vii) تفصیل ثالثی اور تنازعات اگر کوئی ہوں۔

درخواستیں زیر دستخطی کے دفتر واقع دوکان نمبر ۴ ۔ بازار نمبر ۸ جی ۶/۴ اسلام آباد میں ۷ مارچ ۱۹۸۵ تک موصول ہونی چاہئیں۔ ۷ مارچ ۸۵ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

محمد عاشق چوہدری

ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس ڈویژن IV

سی ڈی اے اسلام آباد فون ۲۹۵۴۲،

(PID (I) ۳۶۹۱/۱)